35

جماعت میں احتساب اور اصلاح کی ضرورت

(فرمودہ مورخہ ۲۸؍ ستمبر ۱۹۲۳ء)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا۔

میں نے بارہا اس امر کو بیان کیا ہے کہ کسی قوم کی صحیح تربیت کس طرح ہو سکتی ہے مختلف اوقات میں اور مختلف پیراؤں میں ایک ہی بات بیان کرنے سے فائدہ ہوتا ہے اور جو لوگ ایک ہی دفعہ بات کہہ کر چپ ہو جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب ہمیں دوبارہ کہنے کی ضرورت نہیں وہ فطرت انسانی سے واقف نہیں۔ فطرت انسان کا مطالعہ کرنے سے جو امر معلوم ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ انسان کو باربار کہنے سے فائدہ ہوتا ہے اور مختلف آدمیوں کی مختلف طبائع ہوتی ہیں۔ ایک آدمی دس دفعہ کہنے سے فائدہ اٹھاتا ہے اور دوسرا آدمی بیس دفعہ کہنے سے۔ پھر پیرایوں میں بھی بہت فرق ہوتا ہے۔ ایک پیرایہ سے ایک پر اثر ہوتا ہے اور دوسرے پر اس کا اثر نہیں ہوتا اور اس پر کسی اور پیرایہ سے اثر ہوتا ہے تو گو میں نے بار ہا مختلف پیرایوں میں بیان کیا ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ اب مجھے پھر بیان نہیں کرنا چاہیئے۔ یاد رکھو کہ جب تک کسی قوم کی تربیت درست نہیں ہوتی وہ کبھی زندہ نہیں رہ سکتی۔ قوم وہی زندہ کہلا سکتی ہے جو چوکس اور ترقی کناں ہو۔ لیکن اگر کوئی قوم بڑی محنت سے کام کرتی ہے مگر اس کا جانشین کوئی نہیں جو اس کے کام کو جاری رکھے تو وہ قوم کبھی زندہ نہیں رہ سکتی۔ قوم وہی محفوظ رہ سکتی ہے جو اپنے کام کو جاری رکھے۔ یہ اور بات ہے کہ غیر معمولی اسباب سے اس کا کام تباہ ہو جائے۔ بہت سی ضرب المثلیں دنیا میں ایسی ہوتی ہیں جو سننے والوں کی طبائع پر اثر کرتی اور ان کے حوصلوں کو بلند کرتی ہیں۔ لیکن وہ مثالیں بالکل غلط ہوتی ہیں جن سے عام لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم نے اگر اپنی اصلاح کی تو ہم سکھ میں ہو گئے۔ اگر اپنے آپ کو سکھ حاصل ہے تو تمام جہان سکھ میں ہے حالانکہ یہ مثال غلط ہے۔ اگر یہ سکھ میں ہو اور سارا جہان دکھ میں ہو تو وہ دکھ بھی اس کی طرف منتقل ہو گا مثلاً کسی کے مکان کو آگ لگ جائے تو اس کا ہمسایہ اگر یہ خیال کر کے بیٹھ رہے گا کہ دوسرے کے مکان کو آگ لگی ہوئی ہے' مجھے کیا۔ تو یہ اس کی

غلطی ہوگی کیونکہ اگر وہ آگ نہیں بجھائے گا تو آخر اس کو بھی نقصان پہنچے گا۔ اسی طرح بے دینی بھی متعدی امراض کی طرح ہے۔ دیکھو ایک شخص اگر اپنے آپ کو زہر سے بچائے گا تو کل کو اس زہر کے نیچے اس کی اولاد آجائے گی جو اس نے دور نہیں کیا۔

اللہ تعالیٰ جو قانون جاری کرتا ہے وہ یکساں تمام مخلوق میں جاری کرتا ہے۔ اس کی سنت سب کے لئے یکساں جاری ہوتی ہے۔ ان سنتوں میں سے ایک یہ بھی سنت ہے کہ افراد کے حالات اور قوم کے حالات یکساں ہوتے ہیں۔ قرآن کریم میں قوم کے حالات کی مثال افراد کی بتائی گئی ہے۔ پس خدا کا قول بھی اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ جو قانون افراد میں جاری ہوتا ہے۔ وہی قوم میں جاری ہے۔ افراد میں ہم دیکھتے ہیں کہ جو بیماریاں باریک ہیں مثلاً سل' تپ' دق۔ اس کے پیدا کرنے والے باریک کیڑے ہوتے ہیں وہ کیڑے پاس بیٹھنے والے کے جسم میں چلے جاتے ہیں۔ وہ اس قدر باریک ہوتے ہیں کہ جو انسان کو نظر نہیں آتے۔ ایک باجرے کے دانے کا کروڑواں حصہ اس کے اندر جاتا ہے جو مضبوط سے مضبوط انسان کو گرا دیتا ہے کہ جس کو ایک پہلوان بھی نہیں گرا سکتا۔ اسی طرح انفلوئنزا ہے اس کا بھی اس قدر باریک کیڑا ہوتا ہے کہ انفلوئنزا کے بیمار کی ایک چھینک کے ساتھ کروڑوں کیڑے نکلتے ہیں۔ وہ بھی انسان پر ایسا قابو پاتا ہے کہ طاقت ور انسان کو بھی گرا دیتا ہے۔ اسی طرح موسمی بخار ہوتا ہے جو نتیجہ ہے مچھر کے کاٹنے کا۔ اچھا بھلا تندرست آدمی ہوتا ہے جو اس مچھر کے کاٹنے سے اور اس کے زہر سے بیمار ہو جاتا ہے۔ تو جتنی بیماریاں ہم دیکھتے ہیں وہ نہایت ہی قلیل مقدار سے پیدا ہوتی ہیں۔ جب بیماریوں کے اتنے باریک ذرات مضبوط سے مضبوط انسان کو گرا دیتے ہیں تو اس قوم کا کیا حال ہوگا جس میں چند افراد ایسے موجود ہوں جو غلط کار ہیں' غافل ہیں' احکام الٰہی کی خلاف ورزی کرنے والے ہیں۔ برا نمونہ قائم کرتے ہیں۔ ہماری جماعت تو لاکھوں سے زیادہ نہیں۔ کروڑوں کی تعداد کی جماعتوں میں اگر ایک آدمی بھی کمزور ہو تو وہ قوم ہلاکت سے محفوظ نہیں۔ پھر وہ جماعت جو لاکھوں سے زیادہ نہیں اس کے اندر اگر چند کمزور افراد ہوں تو اس کی تباہی میں کیا شک ہو سکتا ہے۔

جب چھوٹے ذرے جو بولتے نہیں وہ ایک مضبوط آدمی کو گرا دیتے ہیں تو وہ قوم جس میں ایک بولنے والا زہر پھیل جائے وہ کس طرح قائم رہ سکتی ہے۔ وہ قوم جو ان زہروں کو دور نہیں کرتی وہ کبھی محفوظ نہیں رہ سکتی۔ پس جو قوم زندہ رہنا چاہے اس کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے باقی افراد کا بھی خیال کرے۔ اگر بولنے والے زہر کا قوم خیال نہیں کرتی تو اس کی دو ہی وجہیں ہو سکتی ہیں یا تو یہ کہ وہ قوم غافل ہے یا خودکشی کرکے اپنے آپ کو ہلاک کرنا چاہتی ہے۔ اور ان دونوں صورتوں میں سے کسی صورت میں بھی قوم زندہ نہیں رہ سکتی۔ پس ہر شخص کی ذمہ داری ہے کہ وہ قوم کے افراد کا

خیال رکھے۔

جب ان کے سامنے اپنے آدمی موجود ہوتے ہیں جو منافق یا شریر ہیں لیکن ان کی اصلاح کا اور ان کے مقابلہ کا کسی کو خیال نہیں۔ ان کی حرکات کو برا نہیں منایا جاتا تو ہماری ملی زندگی ہر وقت خطرہ میں ہوگی۔ یہ مت خیال کرو کہ زہر ہمیشہ نکلتا ہی رہتا ہے کیونکہ اس کے لئے بھی میں پہلے کی طرح قانون قدرت ہی کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو تم کو یہ بتاتا ہے کہ تم اس کے شر سے بھی محفوظ رہ سکتے ہو۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ تم بے فکر ہو جاؤ۔ دیکھو بیماریاں بھی تو ہر وقت موجود رہتی ہیں۔ ایک ہیضہ کی بیماری ہے۔ اس کے متعلق بعض ڈاکٹروں کا خیال تھا کہ کیڑے سے ہیضہ پھیلتا ہے اور ڈاکٹروں نے تحقیقات کی کہ کیڑا تو اب بھی موجود ہے پھر کیا وجہ ہے کہ ہیضہ نہیں؟ سو بات یہ ہے کہ زہر ہر وقت موجود رہتا ہے لیکن جب تک زہر کھانے والے کے اندر مادہ موجود نہ ہو تب تک اس کا اثر نہیں ہوتا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کوئی قوم منافقوں اور شریروں سے محفوظ نہیں رہ سکتی لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ اگر وہ قوم ان کا مقابلہ کرتی رہے گی تو وہ منافق اس کے کاموں کو برباد نہیں کر سکیں گے۔ لیکن اگر وہ قوم ان قومی غداروں کا مقابلہ نہیں کرتی۔ ان کی حرکات پر برا نہیں مناتی بلکہ خاموش رہتی ہے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ اس کے اندر اس زہر کی قبولیت کا مادہ موجود ہے۔ جب تک تو ان کے کاموں کو بری نظر سے دیکھا جائے گا اور ان کا مقابلہ کیا جائے گا تب تک تو وہ قوم قائم رہے گی اور تباہی سے محفوظ رہے گی لیکن جس وقت ایسے افراد ہونگے جو ان کو دیکھ کر خاموش رہیں گے وہ پہلا قدم ہوگا اس کی تباہی کا۔

پس میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ ایسے افراد کا خیال رکھو اور ان کی بری حرکات دیکھ کر خاموشی مت اختیار کرو۔ ہماری تمام کوششیں برباد جائیں گی اگر اپنے سُستوں اور کمزوروں کی اصلاح نہ کریں گے اور آئندہ نسلوں کی اصلاح ابھی سے شروع نہ کر دیں گے۔ اگر یہ جماعت قرآن کی حقیقی اشاعت کرنا چاہتی ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے تمام افراد کی اصلاح کے لئے کوشش کرے۔ اب تک تو ہماری کامیابی گمان اور دلائل پر ہے لیکن کیا واقع میں شرک اور کفر مٹ گیا۔ کیا واقع میں دنیاداری مٹ کر اس کی جگہ دینداری قائم ہو گئی ہے۔ صرف ہمیں محسوس کرا دیا گیا ہے کہ ہماری تلوار کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ حالانکہ جب تک شرک اور کفر مٹ نہیں جاتا اس وقت تک ہماری یہ خوشی خوشی نہیں۔ اصل ہماری خوشی اس وقت ہی ہوگی جب اسلام کی حکومت تمام دنیا کے دلوں پر قائم ہو جائے گی۔ لیکن اگر ہم قومی غداروں کا علاج نہ کریں گے تو ہماری کامیابیاں موہوم ہونگی۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو اس بات کی توفیق دے کہ وہ اپنے فرض کو سمجھے۔ اور شیطان کا سر کچلا جائے اور ہمارے ہی ہاتھوں سے اس طرح کچلا جائے جس طرح کہ پہلے انبیاء نے

ہمارے ہاتھ سے اس کے کچلا جانے کی خبر دی ہے۔

(الفضل ۵ ر اکتوبر ۱۹۲۳ء)